نمبر ۱۳ | قادیان دارالامان - ۱۷ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳ - اپریل ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا

بار ہا ہمین تعجب آتا ہے کہ کیون یہ لوگ حضرت عیسےٰ سے بیجا محبت کرتے ہین انہون نے ان کا کیا دیکھا تھا جو ایسے شیدا ہین کہ ان کو خدا ہی بنا دیا ہے - ایسے ان کی محبت مین اندھے ہو رہے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ جن کا کلمہ پڑھتے ہین اُن کی توہین اپنی زبان سے کرتے ہین - توہین کیا ہوتی ہے یہی کہ ایک شخص جس مین اعلیٰ درجہ کے اوصاف ہون ان کو نظر انداز کرکے ایک ایسے شخص کو اُس سے بڑھ چڑھ کر متصف با وصاف کیا جاوے جس مین وہ اوصاف نہین ہین - تعزیرات مین توہین کی مثال کے نیچے یہ مثال لکھی ہے کہ ایک شخص کہے کہ زید اور بکر نے (جو درحقیقت چور تھے) چوری کی ہے مگر عمرو (جو ایک شریف آدمی ہے اور درحقیقت اُس کی کوئی سازش اوس چوری مین نہین) نے چوری نہین کی اور نہ ہی اس کا اس مین کچھ تعلق ہے تو قانوناً ایسا کہنے والا شخص عمرو کی توہین کرتا ہے اور وہ مجرم قرار دیا جاوے گا اور مستحق سزا کا ہوگا - غرض توہین کے کئی پہلو ہوتے ہین - حضرت عیسٰی کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ گویا اُنپر جب مصیبت آئی تو خدا کو زمین پر

اُن کے بچاؤ کی کوئی راہ نظر آئی اور ان کو آسمان پر اوپر ہی ... دوسرے آسمان پر جا چھپایا - بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سخت مصائب اور شدائد آئے تو اللہ تعالےٰ نے پہلے نعوذ باللہ بقول مولویون کے آپ کو بالکل بے مدد اور کس مپرسی چھوڑ دیا اور آپ ایک غار مین جو آسمان کے مقابل مین بطرح وہ بلند یہ اسفل مین واقع تھی پناہ دی - غار کی تعریف بھی کیا کہ بچھوؤن سانپون اور ہر قسم کے موذی حشرات الارض کا گھر تھا - بھلا اب سوچو یہ توہین نہین تو کیا ہے -

پھر یہ کہتے ہین کہ وہ سرور کائنات فخر الاولین والآخرین اشرف الخلق تو امید وار ہین کہ ہم نبی عمر پاتے ہین مگر ان کو تو صرف تریسٹھ برس کی عمر دیجاتی ہے اور ان کے مقابل مین حضرت عیسٰی گویا اب تک زندہ ہین اور دو ہزار برس کی ان کی عمر ہو چکی ہے اور اس کی حالت مین کوئی تغیر واقع نہین ہوا آپ رہتے تو دنیا کی اصلاح کرتے جیساکہ پہلا تجربہ بتا چکا ہے کہ ہزار ہزار ون کی اصلاح کرتے اگر اور عمر پاتے - مگر بالمقابل حضرت عیسٰی اتنی عمر مین نہ کوئی نیکی کرتے ہین نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ اور نہ کسی کی اصلاح ہے آن سے نہ کچھ توقع ہے اور نہ وہ کسی سے کسی قسم کے ضرر کو دور کر سکتے ہین تیز پر انا تجربہ یہ بھی اس امر کا کافی شاہد تھا کہ صرف بارہ آدمی مدت کی کوشش سے طیار کئے آخر وہ بھی یون الگ ہوئے کہ کسی نے لعنت کی اور کسی نے تیس روپے کے عوض دشمن کے ہاتھ مین بیچدیا - پھر مرنے کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح آسمان

پر گئی تو پھر وہ حریف موجود تھے کہ وہ تو آسمان مین مع جسم عنصری تشریف رکھتے ہین اور خیال کا جسم ہزارون من مٹی کے نیچے پڑا ہے اور پھر اسی پر ختم نہین آخر کار ان کی امت مین وہ پھر آوین گے اور چالیس سال تک اُنپر حکومت کرینگے اور اُن سے بیعت لین گے **بھلا غور تو کرو کہ یہ توہین نہین تو اور کیا ہے -**

پھر بات اور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف مین یہ وعدہ کرتا ہے کہ مین تیری امت مین سے تیری امت کی اصلاح کے واسطے خلیفے بھیجتا رہون گا مگر آخر اس وعدے کا ذرا بھی پاس نہ کیا اور ایک قوم مین سے جس کے متعلق اُس نے وعدہ کر لیا ہوا تھا کہ اس قوم پر میرا غضب نازل ہو چکا ہے - مین اپنی کبھی کوئی روحانی اور جسمانی فضل اور نعمت ہرگز نازل نہ کرون گا مگر آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وعدہ خلافی فرماکر اُسے بھیجا اور اپنے قانون کو بھی توڑا - کیا یہ کوئی گوارا کر سکتا ہے کہ خدا پر وعدہ خلافی عائد ہو ہرگز نہین ان اللہ لا یخلف المیعاد

ہماری تو یہ بھی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ لوگ اُسی عیسیٰ کو اتار کر کرینگے کیا ؟ آخر ان کے قوی تو وہی ہون گے جو پہلے تھے - پہلے کیا کیا تھا جواب کر لین گے ایک ذلیل سے معدودے چند ایک قوم تھی ان کی اصلاح بھی نہ ہوئی - لکھا ہے کہ ایک دفعہ اُن سے پانسو آدمی مرتد ہو گئے تھے - یہ لوگ اگر حضرت موسےٰ کے دوبارہ آنے کی امید رکھتے تو کچھ موزون بھی تھا کیونکہ وہ صاحب عظمت اور جبروت تو تھے انہین شجاعت بھی تھی

اب یہ بیٹے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں پھر مشکل یہ ہے کہ عادت کا جانا محال ہے ان کو مار کھانے اور بزدلی کی عادت ہو گئی ہوئی تھی وہ اگر دجال سے جنگ کریں گے تو کسطرح ادھر ان مسلمانوں کی بھی یہ عادت ہو گئی ہے کہ حضرت عیسےٰ ہی آویں گے۔ لکیر کے فقیر ہیں۔ باپ دادا اور مولوی جو اس بات کی تعلیم دیتے ہو گذر گئے وہ خواہ قرآن شریف کے مخالف ہی ہو وہ اسی ہندوؤں کی گنگا کی طرح اس اعتقاد کو ترک نہ کریں گے خواہ کوئی دلیل ہو یا نہ ہو۔

ان لوگوں کو تو اپنے گھر کا بھی حال معلوم نہیں کہ ان کے اس اعتقاد نے اسلام کو کیا ضعف پہنچایا ہے۔ عیسائی جب کسی کو مرتد کرنے پر آتے ہیں تو یہی حجت پکڑتے ہیں کہ تمہارا نبی مردہ اور ہمارا زندہ اور آسمان پر موجود ہے اب بتاؤ کہ ان دونوں میں سے کون اچھا اور خدا کا پیارا ہے اور وہ مسلمانوں کی کتابوں سے ہی نکال کر دکھا دیتے ہیں اب تقریباً ہر ایک فرقہ میں سے الگ الگ ملا جلا کر ۲۹ لاکھ کے قریب آدمی مرتد ہو چکے ہیں۔ کیا سید کیا پٹھان کیا قریشی کیا مغل ہر قوم اس وبا میں ہلاک ہوئی ہے ایسے ایسے لوگ جو فخر اسلام کہنے کے مستحق بنجانے کے قابل تھے اب بیدین ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور پھر اسی پر ابھی تمام نہیں بلکہ وہ جان سے مال سے عزت سے غرضیکہ عورتوں سے لڑکیوں سے اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ کسیطرح دنیا سے اسلام کا نشان مٹا دیں۔ بھلا اگر یہی وہ دجال لوگ نہیں تو اور کون ہوگا اس قوم کا فتنہ تو مسلمانوں کے بنا دئے دجال کے فتنہ سے بھی کہیں بڑھ گیا بھلا یہ بتا دیں تو سہی کہ اس قوم کی جس کا فتنہ دجال سے بھی زیادہ ہے خبر کہاں دیگئی ہے قرآن شریف نے تو اسی واسطے دجال کا نام نہیں لیا بلکہ ولا الضالین کہا جس سے مراد یہی قوم نصاریٰ ہے ولا الدجال کیوں نہ کہا اصل امر یہی ہے کہ وہ ایک قوم ہے جس سے تمام انبیاء اپنی اپنی امت کو ڈراتے آئے ہیں *

ان لوگوں کے خیالات کی بنا احادیث موضوعہ پر ہے جو قرآن شریف کی مہر سے خالی ہیں۔ مگر ہم قرآن شریف کو ان احادیث کی خاطر چھوڑ نہیں سکتے قرآن شریف بہرحال مقدم ہے۔ بھلا قرآن کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جمع کیا۔ لکھوایا۔ اور پھر نمازوں میں بار بار پڑھکر سنایا کیا اگر احادیث بھی ویسی ہی ضروری ہیں تو ان میں سے بھی کسیکو اسیطرح جمع کیا اور بار بار سنایا اور دور کیا ہرگز نہیں۔ اور جب نہیں کیا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرض منصبی میں کوتاہی کی ہرگز نہیں بلکہ صحیح امر یہی ہے کہ قرآن شریف ہی آپ لائے تھے اور اسی کے جمع کرنیکا آپ کو حکم تھا سو آپ نے کر دیا اب احادیث میں سے وہ قابل عمل اور اعتقاد ہے جس پر قرآن شریف کی مہر ہو کہ یہ اس کے خلاف نہیں *

پھر اسی پر بس نہیں قرآن شریف کہتا ہے کہ عیسیٰ مر گئے اور پھر دوبارہ قیامت تک وہ اس دنیا میں نہیں آئینگے بلکہ آنیوالا اس کا مثیل ان کی خو بو لیکر آویگا جیسا کہ آیت قرآن شریفہ فلما توفیتنی میں صاف بیان ہے پھر کہتے ہیں کہ سیدنا المسیح کی توہین کرتے ہیں بھلا سوچو تو کہ ہم اگر اپنے پیغمبر سے ان جھوٹے اعتراضات کو جو نافہمی اور کور چشمی سے کر کے مسیح کو آسمان پر زندہ بٹھا کر آنحضرت پر کئے جاتے ہیں ان کے دور کرنے کے واسطے مسیح کی اصلی حقیقت کا اظہار نہ کریں تو کیا کریں ہم اگر کہتے کہ وہ زندہ نہیں بلکہ مر گئے جیسے دوسرے انبیاء بھی مر گئے ہیں تو ان لوگوں کے نزدیک تو یہ بھی ایک قسم کی توہین ہوئی ہم خدا کے بلائے بولتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو فرشتے آسمان پر کہتے ہیں افترا کرنا تو ہمیں آتا نہیں اور نہ ہی افترا خدا کو پیارا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جسطرح آنحضرۃ صلعم کی کسر شان اور ہتک کی گئی ضرور ہے کہ اس کا بدلا لیا جاوے اور آنحضرت صلعم کے نور اور جلال کو دوبارہ از سر نو تازہ و شاداب کر کے دکھایا جاوے اور یہ اس مسیح کے بت کے توڑنے اور اس کی موت کے ثابت ہونے میں ہے۔ پس ہم خدا کے منشاء اور ارادے کے مطابق کرتے ہیں اب ان کی لڑائی ہم سے نہیں بلکہ خدا سے ہے۔

ان لوگوں نے تو حضرت مسیح کو خاصہ خدا بنایا ہوا ہے اور موحد کہلاتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ وہ زندہ ہے قائم ہے علی السماء خالق۔ رازق۔ غیب دان محی ممیت ہے بھلا اب تبلاؤ کہ اگر یہ صفات خدا کی نہیں تو کس کی ہیں بشریت تو ان صفات کی حامل ہو سکتی نہیں پھر خدائی میں فرق ہی کیا رہا۔ یہ تو عیسائیوں کو مدد دے رہے ہیں پورے نہیں نیم عیسائی تو ضرور ہیں اگر ہم ان کے عقائد ردیہ کی تردید نہ کریں تو کیا کریں پھر ہمیں ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ اسلام۔ آنحضرت صلعم خدا کی طرف سے پاک نبی اور قرآن شریف خدا کا کلام برحق نہیں۔ اور حضرت مسیح زندہ نہیں بلکہ مر کر کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں مدفون ہیں یہی سچا عقیدہ ہے

طلاق ایک صاحب نے سوال کیا کہ جو لوگ ایک ہی دفعہ تین طلاق لکھدیتے ہیں ان کی وہ طلاق جائز ہوتی ہے یا نہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآن شریف فرمودہ کی رو سے تین طلاق دی گئی ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے درمیان اتنا ہی وقفہ لکھا گیا جو قرآن شریف نے بتایا ہے تو ان تینوں کی عدۃ گذرنے کے بعد اس خاوند کا کوئی تعلق اس بیوی سے نہیں رہتا ہاں اگر کوئی اور شخص اس عورت سے عدت گزرنے کے بعد نکاح کرے اور پھر اتفاقاً وہ اس کو طلاق دیدے تو اس خاوند اول کو جائز ہے کہ اس بیوی سے نکاح کرلے۔ مگر اگر دوسرا خاوند خاوند اول کی خاطر سے یا لحاظ سے اس بیوی کو طلاق دے کہ تا وہ پہلا خاوند اس سے نکاح کر لے تو یہ حلالہ ہوتا ہے اور یہ حرام ہے۔

لیکن اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت گزرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھا اور اللہ و رسول کے فرمان کے موافق نہ دیا گیا تھا

دراصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے۔ کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جاویں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کیواسطے بڑے بڑے شرائط لگائے ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ امور سب اسواسطے ہیں کہ شاید کسی وقت ان کے دلی رنج دور ہو کر آپس میں صلح ہو جاوے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کبھی کوئی قرمی رشتہ دار وغیرہ آپس میں لڑائی کرتے ہیں اور تانسے جوش کے وقت میں حکام کے پاس عرضی پرچے لے کر آتے ہیں تو آخر دانا حکام اس وقت ان کو کہدیتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ اصل غرض ان کی صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ آپس میں صلح کرلینگے اور انکے یہ جوش فرد ہونگے تو پھر ان کی مخالفت باقی نہ رہیگی اسی واسطے وہ اسوقت ان کی وہ درخواست لینا مصلحت کے خلاف جانتے ہیں *

اسیطرح اللہ تعالیٰ نے بھی مرد اور عورت کے الگ ہونیکے واسطے کافی موقعہ رکھدیا ہے یہ ایک ایسا موقع ہے کہ طرفین کو اپنی بھلائی برائی کے سوچنے کا موقع ملسکتا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے الطلاق مرتن یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اُسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جدا کر دیا جاوے اگر اتنے لمبے عرصے میں بھی ان کی آپس میں صلح نہیں تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اصلاح پذیر ہوں *

وتر ایک صاحب نے سوال کیا کہ وتر کسطرح پڑھنے چاہیئے ایک اکیلا بھی جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا اکیلا وتر تو ہم نے کہیں نہیں دیکھا۔ وتر تین ہیں۔ خواہ دو رکعت پڑھکر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لو خواہ تینوں ایک ہی سلام سے آخر میں التحیات بٹھیکر پڑھ لو ایک وتر تو ٹھیک نہیں *

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضور مخالفوں سے جو ہمیں اور حضور کو سخت گالی گلوچ نکالتے ہیں اور سخت سست کہتے ہیں اُن سے سلام وعلیکم لینا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا مومن بڑا غیرتمند ہوتا ہے کیا غیرۃ اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ تو گالیاں دیں اور تم اُن سے سلام وعلیکم کرو ہاں البتہ خرید و فروخت جائز ہے اس میں حرج نہیں کیونکہ قیمت دینی ہے اور مال لینا کسیکا اس میں

احسان نہین -

ہمین کئی بار اس آیت کی طرف توجہ ہوئی ہو اور اس مین سوچتے ہین کہ من کل حدب ینسلون - اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ساری سلطنتین - ریاستین اور حکومتین ان سکو اپنے زیر کرینگے اور کسیکو انکو مقابلہ کی تاب ہوگی +

دوسرے معنے یہ ہین دوڑنا - یعنی بلندی پر سے دوڑ جاوینگے کل - عمومیت کے معنے رکھتا ہے یعنی ہر قسم کی بلندی کو کود جاوینگے - بلندی پر چڑھنا - نہایت بڑی بہاری اور آخری بلندی مذہب کی بلندی ہوتی ہے - ساری زنجیرون کو انسان توڑ سکتا ہے مگر رسم اور مذہب کی ایسی زنجیر ہوتی ہے کہ اسکو کوئی ہمت والا ہی توڑ سکتا ہے - سو ہمین اس ربط سے یہ بھی ایک بشارت معلوم ہوتی ہے کہ وہ آخر کار اس مذہب اور رسم کی بلندی کو اپنی آزادی اور جرأت سے پھلانگ جاوینگے - اور آخر کار اسلام مین داخل ہوتے جاوینگے اور یہی صنال کے لفظ سے بھی ٹپکتا ہے اور اس امر کی بنیادی اینٹ قیصر جرمن نے چند دن ہوئے اپنا عقیدہ عیسویت کے متعلق ظاہر کرکے رکھدی ہے +

۴-اپریل سے لیکر ۱۳-اپریل تک کے ملفوظات کسی آئندہ نمبر مین درج ہونگے

۱۴-اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور سیر بھی ہوئی +

سیر

کشش - جسطرح انسان کا جسم ایک ہیکل کی طرح بناکر اس مین خدا نے روح پھونکی ہو ویسی ہی ایک کشش بھی دلونمین دی ہے جو کہ ان کو کھینچکر یہان لا رہی ہے انسان اگر ایک شخص کو دوست صادق بنانا چاہے تو نہین بنا سکتا ہزارہا روپیہ خرچ کرکے وہ کسی شخص کی صدق ووفا پر بھروسا کرتا ہے مگر پھر وہی آخر بے وفا نکل آتا ہے مگر الٰہی کامون کی طرف دیکھو کہ کسطرح لاکھون آدمیون مین صدق ووفا بھر دیتا ہے کیا یہ تھوڑی سی بات ہے براہین مین ہمارا یہ الہام بھی درج ہے والقیت علیک محبۃ منی - یہ سب کشش ہے حتی کہ دشمن بھی ایک کشش مین آیا ہوا ہے جو نہایت بغض مین جل رہا ہو ورنہ دیکھا جاتا ہے کہ ہزارون بدعتی فقیر ہین ان کے واسطے کوئی شخص سالا و تکفیر کے فتوے نہین لکھتا مگر ہمارے لئے ہر ایک طرف سے کوشش ہے کہ یہ کاروبار رکے مگر وہ بڑھتا جاتا ہے کیونکہ ان لوگون کی فطرت اولٹی ہے اس لئے ان کی کوشش بھی اولٹی ہے ایسا ہی ہوتا رہا ہے آنحضرت صلعم نے دعوےٰ کیا تو سب اپنا اپنا کاروبار اور آرام چھوڑکر آپکی مخالفت مین کھڑے ہوگئے اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور ادھر مسیلمہ کذاب نے دعوےٰ کیا تو کسی نے اسکو رد کیا اسکی تحقیق مین بات اڑادی

قبل از عشا

لباس کفار - ایک شخص نے حضرت اقدس سے بیعت کی اور اس کے بعد سوال کیا کہ میری دہوتی باندھنے پر لوگ اعتراض کرتے ہین فرمایا کہ مسلمانون کو تشبہ بالکفار نہ چاہیے مثلاً کوئی مسلمان ہندوؤن کی طرح بودی وغیرہ رکھ لیوے تو اگرچہ قرآن اور حدیث مین اس کا کہین ذکر صریح نہین ہو مگر چونکہ کفار سے اس مین مشابہت پائی جاتی ہے اس لئے اس سے پرہیز چاہیے تہ بند اور سراویل یعنی پاجامہ آنحضرت کے وقت مین ہوتا تھا اور سراویل کا خریدنا آپ سے ثابت ہے - جب خریدا ہے تو پہنا بھی ہوگا مسلمانون کا پیرایہ اختیار کرنا عمدہ بات ہے اس سے انسان مسلمان ثابت ہوتا ہے حتی الوسع دوسرے کو اعتراض کا موقعہ نہ دینا چاہیے جو لباس اسلام کا ہے اسی مین تقویٰ ہے یہ دہوتی وغیرہ کا طریق یا جو انگریزی ٹوپی رکھ لیا کرتے ہین مکروہ معلوم ہوتا ہے - آنحضرت صلعم پگڑی باندھا کرتے تھے اگر کرنہ پگڑی اور پاجامہ یا تہ بند سے زائد ضرورت ہو تو حتی الوسع اپنے آپ کو ایسے لباس سے بچانا چاہیے کہ جس سے مشابہت کفار ہوجاتی ہے - جب لباس کفار کا ہے تو دوسرے انسان کو وہ کافر ہی نظر آوے گا - یہ انسان کی فطرت ہے کہ چھوٹی چھوٹی بات پر اصرار کرتا ہے تو آخر کار بڑی بڑی باتون پر آجاتا ہے مگر جب مسلمان کہلاتا ہے تو اسے کفار کے لباس کی کیا ضرورت ہے +

پھر سوال ہوا کہ اگر جاتے جاتے دو راستہ آجاوین ایک دہنے کو اور ایک بائین کو تو کونسے راستے پر جاوے فرمایا اگر سوال کا تعلق ظاہری راستون سے ہے تو جو راستہ عافیت کا ہو ادھر سے جاوے مثلاً ایک راستہ مین مفسد لوگ کنجر وغیرہ آباد ہین یا شراب خوری ہوتی ہے تو اس کو چھوڑ دیوے اور اگر باطنی راستون سے سوال کا تعلق ہے تو بھی وہی راستہ اختیار کرو جسمین صلاح اور تقویٰ ہو +

اسکے بعد ایک اور سوال پیش ہوا مگر چونکہ اس کو کامل طور پر مورخہ ۵ امئی کی سیر مین حل کیا گیا اس لئے کل تقریر اس کے متعلق اسی تاریخ کی سیر مین درج کرتے ہین

۱۵-اپریل ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین اور حسب معمول سیر کے لئے بھی تشریف لائے بعد نماز مغرب کوئی ذکر قابل اشاعت نہ ہوا -

سیر

سوال - جس حالت مین کہ محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا مثیل ہو تو کیا وجہ ہے کہ امت محمدیہ کے مجددین اور اکابر نے اپنے واسطے نبی کا لفظ اختیار نہ کیا حالانکہ موسوی سلسلہ مین ہم دیکھتے ہین کہ وہ لوگ نبی کہلاتے ہین اور جس حالت مین کہ اس امت مین کسی نے آج تک اپنے آپکو اسطرح کھلے طور پر نبی نہین کہا تو اب مرزا صاحب کیون اپنے آپ کو نبی کہتے ہین +

جواب - مماثلت مین عین ہونا ضروری نہین کیونکہ اگر بالکل وہی ہوگیا تو پھر وہی چیز ہوئی نہ کہ مثال - اس لئے کچھ نہ کچھ فرق ہونا ضروری ہو جیسے کیسکو اگر شیر کہا جاوے تو یہ ضرور نہین کہ وہ کچا گوشت بھی کہاتا ہو اور اس کے ایک دم بھی ہو اور جنگلون مین رہتا ہو وغیرہ وغیرہ صرف بعض صفات شجاعت وغیرہ مین اس کی مماثلت ہوگی اب ہم دیکھتے ہین کہ آنحضرت صلعم بھی مثیل موسیٰ تھے مگر آپنے کوئی اعصار وغیرہ کا سانپ نہ بنایا مگر جیسے موسےٰ نے ایک قوم کو جو غلامی کے حالت مین تھی فرعون کے پھندے سے نجات دی ویسے ہی آنحضرت نے ایک قوم عرب کو شیطان اور طاغوت وغیرہ کے پھندے سے نجات دی - مشابہت مین من وجہ مخالفت چاہیے اور من وجہ مطابقت - اور اس امت مین جو مراتب خدا تعالےٰ نے رکھے ہین وہ موسوی سلسلہ سے بہت زیادہ ہین اگر ایسکے برابر ہوتے تو پھر فضیلت کیا ہوتی - پھر جسقدر علوم کی کثرت اور وسعت اس وقت اس امت مین ہے کیا وہ موسوی امت مین تھی چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ اور کوئی شریعت اب آنحضرت کے بعد نہ ہوگی اس لئے آپکو وہ علوم اور دیکر کے کسیکو پھر نئی شریعت کی ضرورت ہی نہ پڑنے خاتم النبیین کی آیت بتلا رہی ہے کہ جسمانی نسل کا انقطاع ہو نہ کہ روحانی نسل کا اس لئے جس ذریعہ سے وہ نبوت کی نفی کرتے ہین اسی سے نبوت کا اثبات ثابت ہو - آنحضرت کی چونکہ کمال عظمت خدا تعالیٰ کو منظور تھی اس لئے لکھدیا کہ آئندہ نبوت آپ کی اتباع کی مہر سے ہوگی اور اگر یہ معنے ہون کہ نبوت ختم ہے تو اس سے خدا تعالےٰ کے فیضان کے بخل کی بو آتی ہے ہان یہ معنے ہین کہ ہر ایک قسم کا کمال آنحضرت پر ختم ہوا اور پھر آئندہ آپ کی مہر سے وہ کمال آپ کی امت کو ملا کرینگے

نبوت کے معنے مکالمہ کے ہین جو غیب کی خبر دیوے وہ نبی ہے اگر آئندہ نبوت کو باطل قرار دوگے تو پھر یہ امت خیر الامۃ نہ رہے گی بلکہ کالانعام ہوگی اور سورہ فاتحہ کی تعلیم جس مین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ہے بے سود ٹھیرے گی کیونکہ انعام اور اکرام تو خدا کا اب کسی پر ہونا نہین تو پھر دعا کا فائدہ کیا ہوا اور نعوذ باللہ یہ ماننا پڑا کہ آنحضرت صلعم

خط

مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر سلمکم اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
علی گڈھ کالج کے ایک طالب علم نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب عم فیضہ کے خدمت مین ایک خط لکھا تھا کہ مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اور بھی بہت سے عالم اور پرہیزگار مولوی ہین کہ جو اشاعت اسلام کرتے اور اصلاح اخلاق مین سعی فرما ہین پھر بیعت کی کیا ضرورت حضرت مولانا کے حکم کے مطابق خاکسار نے یہ چند سطور لکھی ہین اپنے اخبار مین درج فرماوین شاید کسکو فائدہ ہو ✢

آپکا بھائی محمد نواب خان ثاقب مالیرکوٹلوی ✢

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اس مین کچھ شک نہین کہ اس قسم کی جسمانی کمزوریان جیسی آپ بیان کرتے ہین۔ انتشار خیالات۔ ضعف دماغ۔ ہم وغم۔ عدم استقلال وغیرہ یہ سب اسی سبب سے ہین کہ روحانی قوٰے بہت کمزور ہین۔ جبتک قرآنی پاک تعلیم کے مطابق اپنی روح اور اخلاق کو مہذب نہ بنایا جائے جسمانی قوٰے مین بھی پھرتیلاپن اور استقلال اور سکون پیدا نہین ہوسکتا۔ جو جو فعل خدا تعالے نے جس جس اعضا کے متعلق کیا ہے اُس سے وہی فعل باحتیاط لیا جاوے تو وہ اپنی طبعی حالت پر رہتا ہے جب ان قوٰے سے ایسے کام لئے جاوین جو ان کے کرنے کے نہین تو وہ بالکل کمزور اور اپنے افعال سے بالکل معطل ہو جاتے ہین یہی راز ہے

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کا

آپ لکھتے ہین کہ مرزا صاحب کیطرح اشاعت اسلام کرنے والے اور اصلاح اخلاق کرنیوالے بہت سے لائق اور پرہیزگار مولوی ہین اور جیسے مرزا صاحب عالم اور متبحر فاضل ہین ایسے ہی سرسید مرحوم بھی تھے پھر بیعت کی ضرورت کیا ہے۔ سو صرف اس لئے کہ شاید آپ کو یا آپکے کسی دوست کو خدا توفیق دے کہ مرزا صاحب کی ضرورت اور انکے دعوے کی صداقت سمجھ مین آجائے عرض ہے۔

سرسید خان احمد خان صاحب مرحوم کے پیرون کو سرسید کی لیاقت علیہ پر ناز ہو تو ہو۔ ہمین تو حضرت اقدس مرزا صاحب علم کے اور مبلغ علم کا کچھ پتہ نہین ہم تو ان کو محض امی جانتے ہین اور خدا سے علیم وخبیر کا مامور اور اور تائید یافتہ یقین کرتے ہین۔ یہ خیال ان ناواقف لوگون کا ہے جو علی گڈھ کالج کے احاطہ مین ہین اونکو نور نبوت اور منہاج رسالت سے بالکل بیخبری ہے سرسید احمد خان صاحب کو نبی پر تحدی پیشگوئی کی جو ان کے جیتے جی پوری ہوئی اور اسنے دکھایا کہ خدا ہی حضرت اقدس نے ہزارون اعجازی نشان دکھائے جنکا سلسلہ جاری ہے علوم وفنون منہا کی مہارت خدا شناسی نہین بنا سکتی۔ بان خدا دانی اور خدا شناسی تمام علوم وفنون کی جھوٹی چمک کو ہضم کرسکتی ہے۔ افسوس ہے کہ ان مادی علوم کے بندون نے قرآن کریم مین تدبر کرنا چھوڑ دیا ہے جو ایک نبی امی فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل ہوا جس سے آجتک مکالمہ الہی کا فیض جاری ہے یہی تو اصل بات ہے جس مین کوئی دوسرا مولوی یا صوفی یا فلسفی لگا نہین کھا سکتا آئینہ کمالات اسلام پڑھو پھر پتہ لگے گا

آپ جانتے ہین کہ دنیا صوفیون اور فلسفیون اور دیگر ہر قسم کے لائق لوگون سے اور مین جانتا ہون کہ متقیون اور پارساؤن سے بلکہ ملہمون اور ارباب کشف سے بھی خالی نہین ہے ہر ایک شخص بجائے خود کچھ نہ کچھ نیکی کا کام کر رہا اور بتا رہا ہے مختلف قسم کی اور مختلف اغراض کی انجمنین اور کمیٹیان ہین جو اپنے اپنے اغراض اور مقاصد کی مد کے اندر محدود کوششین کررہی ہین اور ہم اس امر کو مانتے ہین کہ وہ کسیقدر مفید خلائق کام کر رہے ہین نہ یہ کہ لوگون کو ہدایت کی راہ بتا رہے ہین اور اخلاقی گندگیون کو نکالکر اخلاق فاضلہ کا پاک نور بھر رہے ہین ہرگز نہین قرآن کریم جس معلم خیر امام کی ضرورت بیان کرتا ہے اس مین تین صفات ہونی چاہیئے جیسے ارشاد کرتا ہے یتلوا علیکم ایاتنا ویزکیکم ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون یعنی جو ہماری آیتون کو پڑھکر سناتا ہے اور تم کو ردی اور ناپاک اخلاق وآداب سے پاک کرکے پاک آداب سکھاتا ہے اور وہ باتین تعلیم کرتا ہے جو تم جانتے بھی نہ تھے پھر آیت اس افضل الرسل خاتم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے اب یہان ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے یہودی احبار ورہبان مین الہام وکشف والے اور بڑے عابد وزاہد نہ تھے جو نحن ابناء اللہ واحباءہ کا دم بھرتے اور بڑے بڑے مشائخ اور علما نہ تھے جو اپنے علم وفضل پر بڑے بڑی شیخیان بگھارتے تھے ہان تھے اور ضرور تھے۔ مگر ایک امی نے فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے بیت العلم کی ڈگری حاصل کئے ہوئے تھا اور صرف اپنے رب کے آغوش محبت کا تربیت یافتہ تھا ان سب کے علوم وکشوف اور معارف اور حقائق پر پانی پھیر دیا اگر صرف نیکی اور عبادت اور پارسائی اور زہد وتقوی ہی اصلاح خلق کے لئے کافی ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت نعوذ باللہ بے سود ٹھہری۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے واجعلنا للمتقین اماما۔ یعنی ہمین امام المتقین بنا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا متقی اور پارسا اور لائق مولوی یا صوفی ہو وہ امام نہین ہوتا امام تو وہ ہوتا ہے جو متقیون اور پارساؤن اور تمام علمائے زمانہ اور دانایان فرزانہ سے آگے قدم رکھے اور اس فوج کا سپہ سالار ہو اور اپنے قوت اخلاقی۔ قوت امامت۔ قوت بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ۔ قوت کشف والہام مین اول واقدم ہو۔

اوّل قوت اخلاق۔ پھر اس لئے اس مین موجود ہو کہ اُسکو آنا دشمنون اور اوباشون سے بھی واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس قوت اخلاق کے ذریعے طیش نفس اور جوش مجنونانہ نہ ہوگا وہ بڑے ثبات اور تحمل سے انکی شوخیون کو برداشت کرے یہ کہ بدحواس ہوکر نیلی پیلی آنکھین کرکے جھاگ منہ پہ آجائے اور ایسا بدحواس ہو جائے کہ وہ کچھ بھی مفید بات نہ کرسکے۔ غرض وہ انک لعلے خلق عظیم کا مصداق ہو۔

دوّم قوت امامت۔ یہ اس لئے ہو کہ اس کو معارف اور محبت الہی مین آگے بڑھنے کا شوق ہو اور اس امر کو وہ دکھ سمجھے کہ وہ ترقی سے رُکا جائے یہ ایک فطری قوت ہے جو امام مین ہوتی ہے خواہ لوگ اس کے علوم ومعارف کی پیروی ...... کرین یا نہ۔ پھر بھی اپنی قوت پیشروی سے امام ہے کیونکہ یہ قوت اس کو قوی کی طرح فطری دی گئی ہے جسطرح وہ سنتا اور دیکھتا ہے اسی طرح اُسے دوسرے آگے بڑھنے کی قوت دمبدم آگے ہی بڑھنے کے لئے اکسانی ہے ✢

سوم بسطت فی العلم چونکہ امام تمام حقائق ومعارف اور لوازم محبت وصدق ووفا مین آگے آگے قدم رکھتا ہے اور ہر دم رب زدنی علما دعا مین لگا رہتا ہے اور اپنے تمام قوٰے کو اسی

۴ الکتب والحکمۃ ویعلمکم

خدمت مین لگا دیتا ہے اور اس کے حواس پہلے سے جوہر قابل ہوتے ہین اس لئے ہر ایک اہل علم کے مقابل اسکو علوم الہیہ مین بسطت عنایت کی جاتی ہے اور قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت مین ان کے برابر کوئی نہین ہوتا۔ نور فراست اس کی مدد کرتا ہے۔ وہ نور چمکتی ہوئی شعاعون کیساتھ دوسرون کو نہین دیا جاتا وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

چہارم۔ قوت عزم۔ کسی حالت مین تھکنا اور نا امید ہونا اور ارادہ مین سست ہونا اس کے پاس نہ آئے۔ بسا اوقات انبیاء کو جو امام الزمان ہوتے ہین بہت ایسے ابتلا ہوتے ہین۔ وحی رک جاتی ہے پیشگوئیان ابتلا، کے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین کہ عام پر صدق کھلتا نہین مگر پھر بھی وہ بیدل نہین ہوتے یہان تک کہ نصرت الٰہی کا وقت آ جاتا ہے

پنجم اقبال علی اللہ۔ تمام مصائب۔ اور ابتلاؤن کے وقت خصوصاً جبکہ دشمن سے مقابلہ آپڑے کسی نشان کا مطالبہ ہو۔ کسی فتح کی ضرورت ہو یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو خدا کی طرف جھکتے ہین اور محبت اور وفا اور عزم سے بھری ہوئی دعاؤن سے ملاء اعلیٰ مین ایک شور پڑ جاتا ہے جیسے شدت گرمی کے بعد مینہ آتا ہے اسی طرح سے ان کے اقبال علی اللہ کی حرارت سے آسمان پر باران رحمت کا نزول ہونے لگتا ہے ؎

ان دعائے شیخ نے چون ہر دعا است
فانی است گفت او گفت خدا است

ششم۔ الہامات وکشوف۔ اس ذریعے سے علوم ومعارف خدا سے پاتا ہے انکے الہامات دوسرونکے الہامات سے اعلےٰ اور اکمل ہوتے ہین جن کے ذریعہ بڑے بڑے علوم کھلتے ہین۔ دینی عقدے حل ہوتی ہین۔ ان کے الہامات دوسرے لوگون کی طرح ذاتیات تک محدود نہین ہوتے اس سے اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیان جو مخالف قومون پر اثر ڈال سکین قوۃ ایمان اور نصرت دین کے لئے ظاہر ہوتی ہین اور خدا تعالےٰ ان کے ساتھ صفائی کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے یہان تک سوال وجواب کا سلسلہ بندھ جاتا ہے اسیطرح امام الزمان گویا خدا کو دیکھ لیتا ہو پس یہ چھ باتین اب کسی اور صوفی اور مولوی اور شیخ مین ہے تو وہ کیون دبے سکڑے بیٹھے ہین۔ صلیبی فتنہ سے بڑھکر پادریون کے ریشہ دوانیان تخریب بنائے

اسلام کے لئے۔ ان کی ابلہ فریبیان۔ تثلیث اور کفارے جیسی بے بنیاد عقیدے کو پھیلانے مین پانی کی طرح مال بہایا جانا۔ اور کروڑون آدمیون کا دین اسلام سے مرتد ہو جانا اور ایک سچے خدا کو چھوڑ بیٹھنا۔ اور سب جانتے ہین کہ ایک کمزور مریم کے بیٹے یسوع کو زندہ آسمان پر چڑھانا اور خدا کے پہلو بہ پہلو بٹھانا۔ ان سب باتون سے بڑھکر کوئی فتنہ ہوگا جسپر یہ اپنے تقوے اور علم سے زور لگائین گے۔

ارے میان ان بودے اور کچے اعتقاد کے ملاؤن سے اور تو کیا ہوتا یہ تو عیسائیون کے قدم بقدم چل نکلے۔ مسیح کو عالم الغیب۔ محی۔ ممیت۔ رازق۔ مان بیٹھے۔ یہ تو تھوڑے دلون مین اسلام کو خیرباد کہنے کو تیار ہین۔ انہون نے باہر کے لوگون کو اپنا اچھے نمونے سے امام بنکر تو کیا تارنا اور اصلاح کرنا تہا۔ یہ تو اپنے گھر مین ہی آگ لگانے کو پھر رہے ہین۔ اگر یہ امر غلط ہے تو ہمین بتاؤ کہ کون اپنی قبولیت اور عزت وجاہت سے دست بردار ہوکر صرف اپنے عزم ثابت اور استقامت سے ثبوت دے رہا ہو کہ وہ قرآن کا سچا خادم اور اس نبی امی عربی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دل سے غلام ہے کس کا یہ حوصلہ ہے کہ کہدے کہ آگ مجھے نہین جلا سکتی۔ پانی مجھے ڈبا نہین سکتا۔ تیز تلوارین میرا بال بیکا نہین کر سکتین۔ کسر صلیب ہو جائے تو بات ہے چراغ لیکر ڈھونڈو ایسا روشن ضمیر نہ پاؤ گے جو خدا کے نور قرآنی سے چشم عالم کو منور کرنا چاہتا ہے مگر یہی

ایک غلام احمد قادیانی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی نبیہ المتبوع۔ جو بائیس برس لگاتار اسلام کے زندہ مذہب ثابت کرنے اور عیسیٰ پرست مردون کو زندہ درگور دکھانے اور حضور علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ایک زندہ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ثابت کرنے مین اپنے جان ومال۔ قوے اور وقت کو صرف کرنے مین مصروف ہین ؛

سرسید مرحوم اوٹھے۔ مسلمانان ہند کی ہمدردی کا دل مین درد محسوس کرکے کھڑے ہوگئے اور بڑی بڑی دلگداز۔ اور جگردوز تقریرین کین مؤثر لکچر دئے۔ کانفرنسین قائم کین۔ خلاصہ یہ کہ علیگڑھ کالج کی بنیاد ڈلوائی۔ یعنی گورے کالے کو ایک کرنا چاہا حاکم محکوم مین آشتی پیدا کرنے کی تدبیرین سوچین

چنانچہ وہ کسی قدر کامیاب ہونے لگے تھے کہ پیام اجل آ گیا جب تک زندہ رہے انگریزی انگریزی پکارتے رہے بڈھے ہو گئے تھے مگر نوجوان مسلمانون کو ہائی ایجوکیشن کی طرف مائل کرنا چاہتے تھے ہائے ہائے گیا انہون نے کسی کلاس مین قرآن کا درس بھی رکھا جو اولی الامر کی اطاعت کا سب سے پہلا سبق دینے والا تھا مسجد بنائی کبھی عین وقت پر نماز باجماعت ادا کرنے بھی آئے! مولوی صاحبان کو کالج کی پروفیسری پر بولایا مگر ارکان اسلام کا ذکر تک نہ آیا۔ پس معلوم ہوا کہ سرسید صاحب مرحوم صرف دینوی اغراض کی تکمیل کے ہوکے تھے ان کو مذہب سے کیا سروکار تھا ان کو انگریزی پڑہاکر قومی لباس پہنانا منظور تہا۔ لباس تقوے کا وہان کیا ذکر تہا

اب سنیئے حضرت اقدس مرزا صاحب کی تعلیم۔ ایک طرف تو یہ زور ہے کہ کفارہ اور تثلیت کو جڑ سے اوکھاڑ دیا جائے اور یہ ارادہ الٰہی ہے کہ اب یہ صلیبی فتنہ دور ہو۔ اور دلائل اور حجج قرآنیہ۔ براہین رحمانی سے کسر صلیب ہو۔ خلاصہ یہ کہ عیسائیت کے باطل عقیدے کو زور سے توڑ دیا جائے اور اس خدمت کے لئے مین مامور ہون اور مجھ خدا نے مہدی مسیح کا لقب دیکر بھیجا ہے۔ مین تمام اختلافون کو مٹانے اور اپنا فیصلہ سنانے کے لئے آسمانی تائیدات اور الٰہی نصرتون کے ساتھ ٹھیک چودہوین صدی مین نازل کیا گیا ہون۔ جیسے وہ مسیح موسوی موسیٰ علیہ السلام سے چودہوین صدی مین آئے تھے اور ادہر یہ تاکید ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور اس کے احکام کی بجا آوری ہمارا فرض موقت ہے نہایت کوتاہ اندیش اور احمق ہے وہ جو وحشیانہ طور پر گورنمنٹ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے اور اب جنگ وجدال اور جہاد وقتال کے جھگڑے فضول ہین ہر طرف امن وسلامت کی آواز آرہی ہے شیر وبکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین۔ فرائض منصبی بڑی آزادی کے ساتھ انجام دئے جاتے ہین ان لوگون کی سخت غلطی ہے جو دین کی آڑ مین تلوار نکالنا چاہتے ہین اور خواہ مخواہ مخلوق خدا کو توپ وتفنگ کا نشانہ بناکر کشت وخون کا ہنگامہ گرم کرنا چاہتے ہین۔ اب آپ اس سے نتیجہ نکال سکتے ہین جو اس اعلیٰ تعلیم سے ایک عالم کو اپنی طرف کھینچ رہا ہو۔ اسکے ہاتھ اور پاؤن چومنے چاہیئے اور اس کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ سمجھکر بیعت کرنا چاہیئے یا نہین؟ جسطرح رسول کریم صلعم کے

بقیہ ملفوظات ۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

حقیقی اور لطیف جواب

اس امت میں سابقہ مجددین اور مامورین کا نبی نہ پکارا جانا آنحضرت کی شان اور عظمت کو ثابت کرتا ہے جیسا فخر آنحضرت صلعم کو ہی ہو موسیٰ کو ہرگز نہیں ہے کیونکہ جب موسیٰ ع کے بعد نبی کہلانیوالے باربار آئے اور صدہا ہزارہا آئے تو اس سے موسیٰ کی کسر شان ہوئی کہ جو خطاب ان کا تھا وہی اور ونکو کثرت سے ملا موسیٰ ع کے بارہ مین خاتم النبیین کا لفظ استعمال نہیں ہوا مگر آنحضرت کے حق مین ہوا ہے اس لئے خدا نے اس امت مین یون کیا کہ بہت سے ایسے پیدا کئے جن کو شرف مکالمہ تو دیا مگر آنحضرت کی شان اور عظمت کے لحاظ سے لفظ نبی کا ان کے حق مین نہ رکہا لیکن اگر اس امت مین کوئی بھی نبی نہ پکارا جاتا تو مماثلت موسوی کا پہلو بہت ناقص ٹھہرتا اور من وجہ امت موسوی کو ایک فضیلت ہو جاتی اس لئے یہ خطاب آنحضرت نے خود اپنی زبان مبارک سے ایک شخص کو دیدیا جس نے مسیح ابن مریم ہوکر دنیا مین آنا تہا کیونکہ اس جگہ دو پہلو مدنظر تھے ایک ختم نبوۃ کا اسے اسطرح نبہایا کہ جو نبی کے لفظ کی کثرت موسوی سلسلہ مین تھی اسے اڑادیا - دوسری مشابہت - اُسے اسطرح سے پورا کیا کہ ایک کو نبی کا خطاب دیدیا تکمیل مشابہت کے لئے اس لفظ کا ہونا ضروری تہا سو پورا ہو گیا اور جو مصلحت یہان مدنظر تھی وہ موسوی سلسلہ مین نہین تھی کیونکہ موسیٰ ع خاتم نبوت نہین تھے۔

نبوت کے بارہ مین اپنا مذہب

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہین دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے صرف آنحضرت کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے۔

کیا عورت نبوۃ کر سکتی ہے

نبوت پر ذکر ہوتے ہوتے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عورت نے نبوت کا دعوےٰ کیا جب اسکے سامنے لا نبی بعدی کی حدیث پیش ہوئی تو اسنے جوابدیا کہ لا نبیۃ بعدی تو نہین ہے مردون کی نبوت کی نفی ہے نہ کہ عورتون کی۔ فرمایا کہ یہ اس کی غلطی تھی قرآن شریف مین اکثر خطاب مردون سے ہے اور پھر خدا فرماتا ہے کہ الرجال قوامون علی النسا یعنی مرد مثل آقا کے ہین تو جو احکام آقا کے لئے ہون خادم اس مین خود ہی شریک ہوتا ہے پس جب مردون کی نبوۃ کی نفی ہوئی تو عورتون کی بدرجہ اولیٰ ہوئی۔

درس قرآن

پارہ اول سورۃ بقرہ رکوع ۲

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین

ان تمام لوگون مین سے بعض لوگ ایسے بھی ہین جو بتاتے ہین کہ ہم اللہ پر اور یوم الاخر پر ایمان لائے اور وہ دراصل ایماندار نہین ہین۔

اس سے پیشتر کے رکوع مین منعم علیہم اور مغضوب علیہ گروہ کا ذکر ہوا ہے اور اب ضالین کا ذکر ہے یعنی ان لوگون کا جو کہ گمراہی مین ہین۔ منافق بھی چونکہ متزلزل یقین ہوتا ہے کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ صراط مستقیم پر اس کا قدم نہین ہوتا اس لئے وہ بھی ضال یعنی گمراہ ہوتا ہے۔

قرآن کریم مین یہ ذکر اس لئے ہین کہ ہر ایک مومن اپنے نفس کو ٹٹولے اور جو مذموم صفت اُسے نظر آوے اُسے دور کرے اور نفس کے اس دہوکے مین نہ آوے کہ اس سے مراد وہ منافق ہین جو کہ کسی نبی یا مامور پر ایمان کے بارے مین نفاق رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم تو حقیقی مومن ہین۔ نہین ہرگز نہین بلکہ اپنی حالت قلبی اور اللہ تعالےٰ کے عنایات اور تائیدات کا رنگ اپنے وجود مین امتحان کرکے اس باتکو پرکھے کہ اگر مین منافق نہین ہون تو کیون ناکامیان میرے شامل حال ہین اور جن کو مین منافق کہتا ہون ان سے میرے حالات متمیز ہین کہ نہین۔ حضرت احمد مرسل یزدانی نے ۲۵ مارچ کی ایک تقریر مین فرمایا ہو کہ اگر یہ لوگ نیکی اور تقوی کا دعوی کرتے ہین تو ان کا دعوی کیون قرآن کے برابر آکر ٹھیک نہین بیٹھتا خدا تو وعدہ کرتا ہے وھو یتولی الصالحین اور ان اولیاء اللہ المتقون اگر یہ لوگ واقعی طور پر متقی ہین تو خدا ان کا کیون کفیل نہین اور خدا کا قول کیون صادق نہین آتا الخ پس ہر ایک نفس کو دیکہنا اور غور کرنا چاہئے مین جو دوسرون کو منافق اور کافر وغیرہ کہکر الٰہی تائید اور نصرت سے محروم کہتا ہون کہین وہی محرومی میرے شامل حال تو نہین ہو پس اگر دیکھے کہ وہ بھی ظلمتون مین پھنسا ہوا ہے اور الٰہی تائید اس کی معاملات اور کاروبار مین شریک نہین ہے اور اُسے کھلی کھلی اور بین صراط مستقیم نہین تو سمجھ کہ کوئی شعبہ نفاق یا کفر کا ضرور دلمین ہے اور ممکن ہے کہ اس کی اُسے خبر بھی نہ ہو۔

من - معنے جو - وہ - کون - یہ لفظ ایک دو تین اور اس سے زیادہ کے واسطے آتا ہے۔

یقول - معنے بتلاتا ہے - خواہ زبان سے - خواہ ہاتھ سے خواہ اپنے اور اعضاء سے تحریر سے یا تقریر سے غرض دوسرے کو بتلا دینے کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اس سے قال کا لفظ عام ہے یہ ضرور نہین کہ بالشافہ گفتگو ہو اسی لئے اکثر قصہ اس قسم کے بنے ہوئے ہوتے ہین کہ دیوار نے میخ کو کہا کہ مجھ سے پوچھ جو مجھے ٹھوک رہا ہے میخ اور دیوار کی زبان نہین ہوتی یہان زبان سے مراد زبانِ حال مراد ہے۔

اٰمنا باللہ اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنے ہین کہ کل قرآن شریف کی باتون کو ماننا۔ اسلام مین اللہ لفظ کے یہ معنے ہین کہ ایسا خدا جو کہ تمام صفات کاملہ اور عالیہ سے متصف اور جمیع خصائل اور رذائل سے منزہ ہو اور اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے۔ جو کہ کتابین نازل کرتا۔ اپنے بندون سے کلام کرتا۔ ان کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول اور مجدد مبعوث کرتا جو اسکا طالب ہوتا اس کو اپنی راہین دکھاتا - نیکی کا بدلہ نیک اور بدی کا بدلہ بد دینا - اور اپنے دوستون کو عزت دیتا اور انکے لئے خوارق عادت کام کرتا اور اپنے دوستون کے دشمنون کو ذلیل کرنا۔ ایسے خدا کو جو ماننے والا ہو اُسے نفاق کی کیا ضرورت ہے اور کس کا ڈر ہے کہ وہ حق کو چھپا وے اور درپردہ خدا کے دشمنون سے بھی تعلقات رکھے۔

یوم الاخر - یوم الاخر پر ایمان کے یہ معنے ہین کہ انسان جزا و سزا کا قائل ہو اس کے دل مین یہ بات جمی ہوئی ہو کہ نیکی کا بدلہ بدی اور بدی کا بدلہ نیکی نہین ہوسکتا پھر جس کو یہ ایمان حاصل ہو اور وہ ہر وہ خدا کو ایک متصرف مقتدر ہستی مانتا ہو تو بتلاؤ نفاق کہان رہیگا

اسی لئے خدا تعالےٰ آگے فرماتا ہے کہ یہ لوگ اس دعوے مین جہوٹے ہین صرف ظاہری باتون اور فعلون سے دکھلانا چاہتے ہین کہ ہم بھی مومن ہین۔

وما ھم بمؤمنین - وہ مومن ہرگز نہین ہین جب ما کا صلہ با آوے تو اس سے تاکید مراد ہوتی ہے وا ؤ یہان حالیہ ہے (باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

ہر ایک شہر کی احمدی جماعت کے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جو روپیہ زکوٰۃ و خیرات صدقہ و نذر وغیرہ کا ہو سب وہ تمام قادیان دارالامان مین بھیج کر مدارس [illegible] جو یہاں پرورش پاتے ہین ان یتیم بچون [illegible] اور کوئی جگہ ان کے [illegible] بہتر خرچ کرنے کی نہین

تعلیم الاسلام کالج

دار الامان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کا کالج بنانے کے متعلق جو اعلان حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب نے اخبار الحکم مین کیا تھا اور اخبار البدر مین جس کے متعلق آرٹیکل نکل چکا ہے۔ اس کے متعلق اب اعلیٰ کارروائی کا وقت آگیا ہے کیونکہ نتیجہ امتحان انٹرنس عنقریب نکلنے والا ہے احباب کے مشورہ اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اجازت کے بعد یہ قرار پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر **کالج** کا افتتاح ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو کردیا جاوے۔ وما توفیقنا الا باللہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ اس کالج مین موجودہ زمانہ کی رسمی تعلیم۔ یعنی انگریزی ہسٹری پرشین۔ سائنس کے ساتھ دینی تعلیم اور علم ادب عربی بالخصوص پڑھایا جاویگا۔ جو بزرگ چاہتے ہین کہ ان کی اولاد اور اقربا اپنے ایام تعلیم بزرگان دین کی نیک صحبت اور پابندی شریعت حقہ اسلام کی مین گذارین اور مفاسد زمانہ سے بچکر رسمی تعلیم بھی حاصل کرین ان کے لئے موقعہ ہے کہ اس سے فائدہ حاصل کرین

فی الحال فرسٹ ییر کھلے گا۔ فیس مفصلہ ذیل ہوگی

درجہ اول۔ سو روپے سے زائد آمد للعہ ماہوار

درجہ دوم۔ پچاس روپے سے سو تک آمد سے ر

درجہ سوم۔ پچاس روپے سے کم آمد عار ر

داخلہ دو روپے ہوگا

غریب طلباء کی فیس پرنسپل صاحب کی سفارش اور ڈائرکٹر صاحب کی اجازت سے نصف یا معاف بھی ہو سکے گی۔

اس بات کا ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ حضرت حکیم الامتہ مولوی حکیم نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز بھی اپنے اوقات گرامی مین سے کالج کے طلباء کی تعلیم پر صرف فرمایا کرین گے جو طلباء داخل ہونا چاہین ان کو چاہیئے کہ ۱۵ مئی سے پہلے یہان آجائین۔ باہر کے طلباء کیواسطے ایک بورڈنگ طیار ہے جسکی فیس ۱۲ ر ماہوار اور خرچ ۳ روپے سے ۴ روپے ماہوار تک ہوتا ہے مفصل قواعد کے لئے راقم سے خط و کتابت کرنی چاہئے

المشتہر

محمد صادق عفی عنہ سپرنٹنڈنٹ کالج قادیان

۱۴ - اپریل

طاعون

جب سے حضرۃ اقدس کو یہ الہام ہوا ہے کہ "طاعون کا دروازہ کھولا گیا ہے" تب سے ایک غیر معمولی تنوع طاعونی اموات مین دیکھی جاتی ہے اور طاعون نے اپنے حملے مختلف طرق سے کرنے شروع کئے ہین جس سے پتہ لگتا ہے کہ اب صرف گلٹیان وغیرہ کا ہونا ہی طاعون کی علامت نہین ہے بلکہ ہر ایک فوری موت جو ہوتی ہے اور جس طریق سے ہوتی ہے وہ طاعون ہی ہے کہین پیٹ مین درد ہوتا ہے اور ایک تے خون کی آئی اور مریض کا دم ختم ہوا کہین پسلی وغیرہ مین درد ہوا اور بخار چڑھا اور جان گئی۔ حال مین سیالکوٹ کے آمدہ خطوط سے پتا لگا ہے کہ مریض کے پاس اس قدر سخت بدبو آتی ہے کہ عزیز سے عزیز رشتہ دار بھی اسکے پاس نہین ٹھہر سکتا قادیان کے گرد و نواح مین بھی سخت طوفان طاعون کا برپا ہے مگر بفضل خدا خود قادیان اس سے آج تک پاک ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ طاعون آجکل ایک پورے خاندان کو تباہ کرتی ہے اکثر اطراف سے یہ خبرین آرہی ہین کہ ایک گاؤن مین ایک کیس ہوا اور اسکے گھر کے سارے آدمی شام تک مرگئے دوسرے گاؤن سے اگر اس کا رشتہ دار ماتم پرسی تعزیت کے واسطے آیا وہ واپس گھر مین پہنچا ہی ہے کہ اس کو طاعون ہوئی اور پھر رفتہ رفتہ وہ سارا گھر تباہ ہوا اور شام کو حکام نے انکے گھر مین قفل لگوایا غرضکہ اب طاعون بہت خطرناک صورتین اختیار کرتی جاتی ہے اور اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ صرف ایک دو خرد سال بچے باقی رہ گئے ہین اور کوئی ان کا خبر گیران نہ رہا بہت بڑی عبرت کا مقام ہے اور خدا تعالےٰ کا غیور یا بنہ ولا یخاف عقبٰہا کا نظارا دکھا رہا ہے اس لئے حتی الوسع ہر ایک کو تقوی طہارت اور استغفار مین کوشش کرنی چاہیئے اور پاک تبدیلیان پیدا کرنی چاہیئین

تخرج الصدور الی القبور

یہ حضرت اقدس کا الہام ہے جو کہ کئی ماہ پیشتر شائع ہو چکا ہے اس کے معنے یہ ہین کہ اعلیٰ طبقے کے لوگون مین موت واقع ہوگی اس کے مصداق اس سے پیشتر مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی رسل بابا وغیرہ ہو چکے ہین اور حال مین مولوی زین العابدین صاحب پروفیسر کالج انجمن حمایت اسلام لاہور جو کہ حضرت اقدس کے منکرین سے تھے طاعون کا لقمہ اجل ہوئے ہین سنا گیا ہے کہ ان کے اہل و عیال مین سے کوئی شخص بھی زندہ نہ رہا ایک ہی دفعہ سب کا خاتمہ ہوا ہے۔

چونکہ آج کل مخالفین مین سے اکثر لوگ نشانہ طاعون ہو رہے ہین اس لئے ہر ایک مقام کے احمدی احباب سے التماس ہے کہ وہ صحیح خبرین ایسی موتون کی برائے اندراج اخبار روانہ کیا کرین کیونکہ یہ نشان الہی ہے +

انگلستان مین قمار بازی کی ترقی

انگلستان مین قمار بازی کی یہا تک ترقی ہے کہ لہ کے بشپ صاحب کو اپنی ایک پبلک تقریر مین اعتراف کرنا پڑا ہے کہ قمار بازی مین بڑے آدمیون کی وجہ سے ترقی ہو رہی ہے انہون نے بیان کیا کہ جب تک جنٹلمین اور لیڈیز اپنے کمرون مین بیٹھکر بیڈبرک شرطین بڑھنے سے باز نہین آتے اس وقت تک مفلسون اور غریبون کی تباہی قمار بازی سے ہوتی رہیگی قمار بازی کا انسداد محض اس طریق سے نہیں ہو سکتا جب تک انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون کی تعلیم نہ دیجاوے

البدر نمبر ۱۲ اور ۱۳ کے دیر سے اشاعت کیوجہ

مورخہ ۷ اپریل کو مجھے لاہور سے یہ خبر ملی کہ میری والدہ ماجدہ سخت بیمار اور جان بلب ہین اس لئے مین بہ اجازت امام الزمان لاہور چلا گیا اور اسی دن میری والدہ نے وفات پائی اور مجھے ۱۳ دن تک لاہور ٹھہرنا پڑا بہ این وجہ یہ دونون نمبر دیر سے شائع ہوئے اور نمبر ۱۳ مین مین تازہ حالات امام الزمان کے بسط سے درج نکر سکا۔

ہر ایک مقام کی احمدی جماعت سے التماس ہے کہ میری والدہ مرحومہ کی نماز جنازہ پڑہین اور دعائے مغفرت کرین۔

یاد رہے کہ میری والدہ عرصہ چھ ماہ سے بیمار تھین +

البدر نمبر ۱۲ مین جو مشورہ رجسٹر بیعت کے بارہ مین دریافت کیا ہے۔ اس پر جلد توجہ کرنی چاہیئے اور مشورہ سے مطلع فرماوین +

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبرین

محکمہ مردم شماری کی غلطی کا اعتراف

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی خدمت مین جو چٹھی اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے محکمہ مردم شماری کی رپورٹ کی اس غلطی کے متعلق بھیجی تھی جو اس نے آپ کی تبلیغ کے متعلق گورداسپور گزیٹیر کی بنا پر کھائی تھی کہ معاذ اللہ مرزا صاحب کا پہلا کام چوڑھوں کو تبلیغ تھی۔ اس خطرناک اور مزیل حیثیت ریمارک پر پنجاب گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی اور ہم خوشی کے ساتھ ظاہر کرتے ہین کہ اس پر مناسب نوٹس لیا لاٹ صاحب بہادر نے افسوس کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب ہوا ہے۔

ہم گورنمنٹ کے شکر گذار ہین کہ اس نے ملک کو ایک خطرناک مغالطہ سے بچانے کے لئے اپنے فرض کو ادا کیا ہم امید کرتے ہین کہ حسب قدر جلد ممکن ہوگا اس کی اصلاح شائع کی جاوے گی۔

مسقط مین ایک احمدی عرب کا نزول

ہمارے دوست عبد اللہ عرب صاحب بغدادی جو کہ کئی سال سے اپنے مذہب شیعہ سے توبہ کر کے احمدی سلسلہ مین داخل تھے اور ایک عرصہ دراز امام الزمان کی صحبت مین رہکر چند ماہ ہوئے کہ ہندوستان سے عربستان کی طرف روانہ ہو گئے ہین وہ مسقط پہونچکر تحریر کرتے ہین کہ جہاز مین ایک ترکی سیاح سے میری ملاقات ہوئی جو کہ علوم فلسفہ وغیرہ سے ماہر تھا اور وفات مسیح کا قائل تھا اس نے حضرت امام الزمان کے حالات نہایت دلچسپی سے سنے مگر جب اسے دعاوی مہدویت اور مسیحیت کی نسبت کہا گیا تو اس نے مخالفت کی مسقط مین اترکر اس نے عبد اللہ عرب صاحب کو پادریون کے سپرد کر دیا کہ یہ شخص اصل مین عیسائی ہے اور مسلمانون کے لباس مین پھرتا ہے پادریون نے سفیر برطانیہ کے آگے پیش کیا اور رفتہ رفتہ سلطان مسقط تک نوبت پہنچی مگر سلطان مسقط نے جب کیفیت سنی تو اس نے کہا کہ اس مین کوئی بات قابل اشتباہ نہین کچھ عرصہ گذرا ہے کہ میرے پاس ایک کتاب مرزا صاحب کی پہونچی ہے اس مین انہون نے اپنے دعاوی اور عقائد کی تفصیل دی ہے اور بہت آدمی انکے ملنے والے ہین چنانچہ وہ کتاب اس نے اہل مجلس کو دکھاکر عبد اللہ عرب صاحب کو آزاد کیا اور آخر کار عرب صاحب کی اخلاقی حالت اور خشوع خضوع کی عبادت دیکھکر اہل مسقط کی بدظنی رفع ہوئی اور تعلق محبت

بڑھ رہا ہے۔

وفات - مولوی بہاؤ الدین صاحب حکیم احمدی جو کہ سلسلہ احمدیہ کے ایک بڑے سرگرم ممبر تھے کچھ عرصہ سے عارضہ دق مین مبتلا تھے ۴ - اپریل ۱۹۰۳ء کو انہون بمقام احمد آباد پر وفات پائی ورثا کی احمدی احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے حق مین دعائے مغفرت کرین۔

دین کا تقدم دنیا پر

دین کا بڑا جزو دینی غیرت ہے اور بیعت کا جزو اعظم دین کا تقدم دنیا پر ہے جسے ہمارے ایک احمدی بھائی نے لاہور مین سنبھالا ہے کچھ عرصہ سے منشی محمد اعظم صاحب احمدی جو کاپی نویسی کا کام کرتے ہین کارخانہ پیسہ اخبار مین ملازم تھے گذشتہ ایام مین ان کو ایک مضمون کتابت کے واسطے دیا گیا جو کہ حضرت اقدس کے خلاف تھا منشی محمد اعظم صاحب نے اس کے لکھنے سے انکار کر دیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کو کارخانہ کی طرف سے برطرف کیا گیا۔ سبحان اللہ دین اسیکا نام ہے اور جب تک یہ دینی غیرت قوم مین نہ ہو۔ قوم ترقی کے مدارج طے کر ہی نہین سکتی۔ لیکن ہمین پیسہ اخبار کے ایڈیٹر اور منیجر پر افسوس ہے کہ انہون نے کیون اس امر پر اصرار کیا کہ جزو ساتھی کے قلم سے وہ مخالفت سے بھرا ہوا مضمون لکھا جاوے۔ منشی محمد اعظم صاحب نے جس سپرٹ سے کام لیا ہے وہ تو قوم کے بہی خواہان کے لئے بہت قابل قدر تھی اور ایسا نمونہ دیکھکر چاہیئے تھا کہ منشی صاحب کی بہت قدر کی جاتی۔

ضروری اطلاع

چونکہ محبی فیض علی صابر صاحب احمدی نے چند وجوہات پر اپنے تعلقات اخبار البدر اور مطبع سے منقطع کر لئے ہین اس لئے آئندہ ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ارسال زر اور درخواست کتب احمدیہ بک ایجنسی و ادویہ وغیرہ صرف بنام محمد افضل پروپرائیٹر اخبار البدر ہونی چاہیئے۔

نظم

طبعزاد جناب منشی محمد حسین صاحب مسافر احمدی ساکن لاہور

دوستو اک نظر خدا کے لئے + سید الخلق مصطفیٰ کے لئے

رک نہین سکتا دلِ مجبور واللہ اندنون
دیکھکر جو ہو رہا ہے شور برپا اندنون
وائے برحالِ مسلمانان سمجھ سکتے نہین
کیون ہوئے جاتے ہین طاعونی نوالا اندنون
اک مسیح وقت کی خاطر عزیز و بے خطا
افترا تم نے بھلا کیا کیا نہ باندہا اندنون
حسب استدلالِ قرآن ابن مریم مر گیا
پر خیالِ زندگی پھر بھی نہ بدلا اندنون
صدقے اس فضل و کرم کے اور اس احسان کے
کھلگیا رفع توفی کا معما اندنون
ہان جو از روی بخاری انتظاری تھی ہمین
ہو گیا ہے خاتمہ بالخیر اس کا اندنون
آ نیو الا آ گیا صد آفرین صد آفرین
توڑکر دکھلا دیا دجلِ نصاریٰ اندنون
کر چکا تھا شرک و جہل اپنا تصرف جابجا
غیرت حق نے ہر ایک کو توڑ ڈالا اندنون
مہک گئی ہے اب نئی اک روح پھر توحید مین
مصوم ہے تجدید کی چارون طرف کیا اندنون
حضرت باری کے صدقے اور قربان کیون نہون
لطف کا اپنے دکھایا کیا نمونہ اندنون
سینکڑون بھولے بھٹکتے اور بگڑتے بنگئے
بحر رحمت نے جو آکر جوش مارا اندنون
چھوڑ دو فسق و فجور و شرک اور سب بدعتین
ہین یہی طاعون کا باعث سراپا اندنون
دل مین اور اعمال مین اک پاک تبدیلی کرو
اور بنا حاصل کرو کچھ زہد و تقویٰ اندنون
جان و ایمان پر تمہین اب رحم کرنا چاہیئے
اس غضب کے وقت مین کچھ تو حذر اندنون
مین چلے دل کے پھپھولے توڑنے والا نہین
خوب روشن ہے خدا پر میرا شیوا اندنون
ہے بقول ملہم صادق مسافر کی دعا
کھول دے ہر اک پہ اصلیت خدایا اندنون

مطبع انوار الاسلام قادیان دار الامان مین منشی محمد افضل کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔